مولانا مجاہدالحسینی

چند علمی وادبی شخصیات

ضیاءالحق قاسمی مرحوم:

موت سے دنیا کے کسی بھی انسان کا انکار نہیں، البتہ آخرت کی بابت صرف مسلمان ہی صحیح عقیدہ اور نظریہ رکھتے ہیں اور حیات بعد الممات کے قائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لیے موت کا وقت، مقام اور مدفن کا تعین کر رکھا ہے، کتنے ہی انسان ہیں جو پیدا تو کسی علاقے میں ہوئے لیکن ان کی حیاتِ فانی کے آخری لمحات کسی دوسرے مقام پر آئے انہی میں سے ہمارے مخدوم ومحترم اور برصغیر پاک وہند کے ممتاز عالم دین مولانا بہاء الحق قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اور پاکستان کے نامور ادیب، شاعر، سفارت کار اور کالم نگار جناب عطاء الحق قاسمی کے برادر اکبر جناب ضیاء الحق قاسمی کا کراچی میں اچانک انتقال ہوگیا۔ اور وہیں ان کی تدفین ہوئی۔ ضیاء الحق قاسمی بھی اپنے علمی وادبی خاندانی روایات کے امین تھے۔ اس خانوادۂ دینی، علمی وادبی کے مورثِ اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحبؒ، امرتسر کے جلیل القدر علماء ومشائخ میں بہت ممتاز اور محترم تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے خاص اور مشفق اساتذہ کرام میں سے تھے، ان کے فرزند مولانا بہاء الحق قاسمی مطلع علم وادب کے خورشیدِ جہاں تاب تھے، سحر آفریں خطابت اور تصنیف وتالیف میں منفردانہ خصوصیات کے حامل تھے، ان کے جانشینوں (ضیاء الحق قاسمی اور عطاء الحق قاسمی) نے گلشن علم وادب میں جو پھول کھلائے ہیں ان کی مہک اور عطر بیزی سے مدت تک فضا معطر رہے گی۔ دونوں بھائیوں میں سے ضیاء الحق قاسمی نے مایوس اور پژمردہ دل انسانوں کو اپنے مزاحیہ ادب سے اعتماد اور مسرت کی فضا میں زندگی بسر کرنے کا سلیقہ عطا کیا۔ ’’ظرافت‘‘ کے نام سے ادبی رسالے کی اشاعت کا اہتمام بھی کیا اور اسی موضوع سے متعلق کئی کتابیں بھی لکھی تھیں۔ وہ لوگوں میں خوشیاں بکھیرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ ان کی وفات اور داغ مفارقت سے بڑا ادبی خلاء پیدا ہو گیا ہے اور برادرم عطاء الحق قاسمی کو اپنے بھائی کی ’’جوڑی‘‘ ٹوٹنے سے جو صدمہ پہنچا ہے ہم ان کے اور اہل خانہ کے شریکِ غم اور مرحوم کی مغفرت اور جنت میں اعلیٰ مقام کے لیے دعا گو ہیں۔

حکیم محمد ذوالقرنین امرتسری مرحوم:

بانی احرار چودھری افضل حق نے اپنی کتاب ’’تاریخ احرار‘‘ کا کا انتساب گمنام کارکنوں کے نام تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’جن کی گمنامی سے ہم نے ناموری حاصل کی‘‘۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے جس سے کسی بھی جماعت اور تنظیم کو مجال انکار نہیں کہ جماعتوں کے لیڈر اور بڑے رہنما کارکنوں کے کندھوں پر ہی پاؤں رکھ کر اقتدار کی بلندیوں تک